القول العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و نصلی علی رسولہ الکریم

ہم ہین کہ بس زبور کے مطلب بیان کرین
ہم ہین کہ نور عقل سے روشن جہان کرین

انجیل کے مقاصد اصلی عیان کرین
چاہین تو ہم زمین کو بھی آسمان کرین

ہم پر کھلے دقایق توریت صاف صاف
ہم پر کھلے معانی انجیل بے خلاف

تاریخ ۱۱ اپریل [illegible] کو ایک رسالہ بزبان بنگلہ کہ جسکا نام بیگناہ نبی ہے
ضلع بیربھوم مین نظر سے گذرا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا لکھنے والا کوئی نیا
عیسائی ہے کہ جو عقاید اہل اسلام سے بیخبر اور علم و فہم سے بھی بے بہرہ ہے
اس رسالہ مین لکھا ہے کہ اہل اسلام آدم نوح ابراہیم موسی عیسی محمد علیہم السلام
کل انبیا سے بزرگ جانتے ہین۔ اوسکے اس قول کو ہم تسلیم
کرتے ہین مگر اسکے بعد یہہ لکھا ہے کہ ان لوگونکو بیگناہ جانتے ہین سب سے
یہ مطلب نکلتا ہے کہ اور لوگونکو گنہگار سمجھتے ہین نعوذ باللہ منہا۔ یہہ [illegible]
اس رسالہ کی۔ حالانکہ ہم مسلمانونکا یہہ عقیدہ ہے کہ جتنے انبیا و رسل خلق اللہ
کی ہدایت کیواسطے آئے وہی سب پاک اور بیگناہ تہی۔ کیونکہ اونکی آنیسے [illegible]

اہل عقل ہرگز اسکو نہین قبول کرینگے اور ارباب بصیرت بے شک اسکو امر محال
سمجھینگے الامولف رسالہ ؎ جو منہ مین بار کے آتا تہا بکدیتا تھا سائل سے ✤
نہ سپید یا ہی سمجھتا تھا نہ وہ رشک قمر الٹی ۔ فقط ہمکو اسقدر بیان کرنا اور عیسائیونکو
خواب غفلت سے بیدار کرنا ہے کہ جس دلیل سے تمنے اون پیغمبرونکو گنہگار قرار
دیا ہی اوسی دلیل سے حضرت مسیح بھی گنہگار ٹھہرتے ہین ؎ سُنی فریاد پروانہ تو بولی
شمع محفل مین ✤ اکیلا تو نہین جلتا ارے ہم بھی تو جلتے ہین ✤ اور آجب وہ گنہگار و گمراہ ہوے
تو اونکی قول و فعل کا اعتبار نہین رہا حالانکہ اونہین کے اقوال سے بشارت
مسیح کی ثابت کرتے ہین پس وہ سب پیشین گوئیان سطر و دہوگین پھر مسیح کی
نبوت یا الوہیت کی دلیل کہین نہین ملیگی اب عیسائیونکو بغلین جھانکنا ہوگا
ثانیًا یہہ کہ انجیل یوحنا کے دوسری باب آیت ۴ مین لکھا ہی کہ مسیح نے اپنی
مان کو کہا کہ اے عورت مجھے تجھسے کیا کام اب ہم پوچھتے ہین کہ یہہ کلمہ والدہ کے
حق مین اہانت و حقارت کا ہی یا نہین اگر ہے تو گنہگار ہونا مسیح کا اس سے ثابت ہوا
کیونکہ توریت کتاب استثنا باب ۲۷ آیت ۱۶ مین لکھا ہی کہ جو اپنی ماںکی اہانت کرے
اوسپر لعنت ہی ۔ اگر عیسائی اس معصیت کو بجای عبادت کے تصور کرین تو یہہ اونکی
خوش فہمی ہے ؎ آدمیت اور شی ہے علم ہے کچہہ اور چیز ✤ لاکھ طوطے کو پڑہایا
پر وہ حیوان ہی رہا ✤ ثالثًا مسیح کو بھوکھ بہت شدت سے تہی ایک انجیر کے درخت
کے پاس گئے تاکہ اوسکا پھل کھا دین چونکہ فصل نہ تہی ایک انجیر بھی ہاتھ نہ لگی

اسیواسطے انکو گناہ سے منع کرتے ہین نہ کہ خود اوسکے مرتکب ہون - اور جب یہ
خود گناہ کرینگے تو دوسرے بیخوف اور بیدڑک علانیہ گناہ کے مرتکب ہونگے
اسواسطے انبیائی شان سے بہت بعید ہے کہ وہ فعل ناشایستہ کے مرتکب
ہون - علاوہ اسکے خدای تعالی عالم الغیب ہے پوشیدہ اور ظاہر سے خوب
واقف اگر وہ لوگ ایسا ہوتے تو ہرگز اونکو درجہ نبوت کا نہین عطا فرماتا -
کیونکہ وہ سمجھتا کہ انکی گناہ دیکھکر میری دوسری بندے اور بہی خراب
ہوجاوینگے اور بیخوف ہوکر گناہ کرینگے باوجود اس علم کے گنہگار کو ایسے
ہدایت کیواسطے بہیجنا گنہگار کو ہدایت کیواسطے بہیجنا گویا خلوق کو گناہ کی اجازت
دیناہی بہلا کوئی بہیڑئیکو بکری کا چرواہا مقرر کرتا ہے یا چور کو نگہبان بناتا ہے
مولف رسالہ نے عقل سے کام نہین لیا ورنہ ایسے محال امر کا قائل نہوتا -
دیکہو کوئی بادشاہ باوجود علم کے کسی ظالم و بیدین و خیانت کرنیوالے کو
کہین کا تحصیلدار نہین مقرر کرتا کیونکہ سمجہتا ہے کہ وہ شخص میری رعایا کو برباد
کریگا رشوت کی بازار خوب گرم ہوگی مالگذاری جو وصول کریگا ہضم کرجائیگا
ای بہائیو خیال کرو کہ ادنا بادشاہ ایسے شخصکو نوکر نہین رکھتا پہر خدا کیونکر
ایسے لوگونکو نبی کرکے ہدایت کیواسطے بہیجیگا - کبہی ملکہ و کٹوریا نے کسی خیانت
کرنیوالے یا خود غرض آدمی کو گورنر جنرل کرکے ہندوستان مین نہین بہیجا پہر
خدا قادر مطلق کی عقل ملکہ وکٹوریا سے بہی کم ہے کہ ایسے لوگونکو اسنے ہدایت کیواسطے بہیجا

انجیل متی باب ۱۶ آیت ۲۳ مین ہی کہ مسیح نے حالت غصہ مین پطرس اپنی شاگرد کو
شیطان کہا۔ اب ہم پوچھتے ہین کہ پطرس ایماندار تہی یا بے ایمان شق اول
ایماندار کو شیطان کہنا لاریب معصیت ہی خصوصا نبی کی شان سے بعید ہے کہ
حالت غضب مین ایماندار کو شیطان کہے اور شق ثانی پطرس کو بے ایمان سمجھنا
چاہیے حالانکہ عیسائی ایسا نہین سمجھتے اس سے معلوم ہوا کہ کچھہ الہین کالاہوسے نبی
کیونکر کہی سب کا رالٹا ہو ہم الٹے بات الٹی یار الٹا۔ سابعا انجیل یوحنا کی
باب ۸ مین لکھا ہی کہ ایک عورت بحالت زنا پکڑی گئی لوگ وسکو لائے اور حضرت
مسیح سے کہا کہ توریت مین سنگسار کرنیکا حکم ہی آپ کیا فرماتے ہین مسیح نے پیچیدہ
باتین کرکے اوس عورتکو چھوڑ دیا۔ خدا کے حکم کو اپنی جودت طبعی اور حیا لالی سے
ٹال دینی مین گناہ ہی یا نہین شق ثانی محتاج دلیل نہ اور شق اول عقل مند خوب سمجھتے
کہ اسسے زیادہ اور گناہ کیا ہوگا کہ اپنی خواہش سے حکم خدا کو رد کرے اسسے خوب
ثابت ہوا کہ مسیح نسبت اور پیغمبرونکی زیادہ گنہگار تھے عیسائیونکو لازم ہوا یا تو کل
انبیا کو پاک و معصوم سمجھین یا مسیح کو بھی مثل اور ونکے گنہگار تصور کرین نعوذ
باللہ من ہذہ الخرافات شاید مولف رسالہ نے ان آیات اناجیل کو نہ دیکھا ہوگا
ورنہ مسیح کو بیگناہ نہ تصور کرتا ایسی وسکی جہالت کے لیے یہی کافی ہے ۵
پہلے ہی سے نہ آپکی تھی قدر و منزلت ÷ خط نے ڈبو دی اور بھی عزت رہی سہی
واضح باد کہ ابھی مسیح مصلوب کی نبوت ہی مین کلام ہے اولا کتاب استثنا باب ۱۸ کی

غصہ ہوا اور بددعا کیا وہ درخت اوسی وقت سوکھ گیا انجیل متی ۲۱ آیت ۱۹ کو
دیکھو اپنی نفسانیت سے بلا قصور بددعا کرنا بیشک گناہ ہے۔ ایضاً اگر مسیح
بے گناہ تھے تو حضرت یحییٰ سے بپتسما لینے کی کیا حاجت تھی حالانکہ حضرت یحییٰ
گنہگاروں کو بپتسما دیتے تھے جب تک بپتسما نہیں پائے تھے خدا کی روح
اون پر نہیں نازل ہوئی تھی گویا جب توبہ کیا اور مرید ہو چکے اوسکے بعد
روح نازل ہوئی قبل توبہ کے لیاقت نہیں تھی کہ روح کا نزول اونپر ہو
پادری صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر مسیح گنہگار نہ تھے تو کیوں
بپتسما لیا اور پہلی اونپر روح کیوں نہیں اوتری ع ندامت ہوگی
پیچھے سے نہ سوچ سمجھے اگر ابھی — خامسًا دو آدمی آسیب دیوانے
ہو گئے تھے حضرت مسیح نے اون لوگوں کو آدمیوں پر سے اوتار کر سوروں
جانیکا حکم دیا تو اون سوروں دیوانے ہوکر دریا میں ڈوب لئے اور چرواہے
بھاگ گئے دیکھو انجیل متی باب ۸ آیت ۲۸ سے آخر تک — اب ہم پوچھتے ہیں کہ
پہلی شریعت تورات میں سور [illegible] کا مال مسیح کا دامن پکڑی کہ اپنی استعداد [illegible]
یا خداوند پر ایسے بہروپ بنانے چاہیے [illegible] وقت مسیح [illegible] جو لوگ
دنیا میں انکو خدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہیں چلتے پھرتے خدا دیکھی — پس اسکا
جواب پادری صاحبان فرماوین اوسکے بعد اور پیغمبروں کی گناہ کا جواب
ہمسے طلب ہیں یا خود ہی سمجھکر خاموش ہیں فما هو جوابکم فهو جوابنا [illegible]

انبیا کے قائل ہون آمین ثم آمین - باقی رہا مسئلہ کفارہ یعنی مسیح کا لوگون کی نجات
کیواسطے جان دینا اسکا شور و غل ہر کوچہ و بازار مین سنتے اور پھر ایک جگہہ اسکی
تعلیم دیکہتے ہین مگر یہ ایک ایسی بات ہی جو کسی طرح سے سمجھہ مین نہین آتی اور کوئی
شخص سمجھا بھی نہین سکتا ہے لہذا پادری صاحبان کی خدمت مین عرض ہی کہ سوالات
مندرجہ ذیل کا جواب صاف صاف تحریر فرماوین تاکہ رفع حجت ہو اولاً کفارہ
کیواسطے بیگناہ ہونا چاہیے اور جب مسیح نے سب کی گناہ اوٹہا لیا تو وہ اول درجہ
گنہگار ہوے پھر اونکی لیئے دوسرا کفارہ ہونا چاہیئے اور جب دوسرا انکی گناہ
اوٹہا کر گنہگار ہوا تو اوسکی واسطے تیسرا شخص کفارہ ہونا چاہیے علی ہذا القیاس تیسرے کیو
چوتھا چاہیے پس لازم آویگا تسلسل وھو باطل - ثانیاً یہ کفارہ موجودین کیواسطے
تہا یا اسکے واسطے بشق اول ماقبل و مابعد کیواسطے دوسرا کفارہ چاہیے اور بشق ثانی
جب لوگ پیدا ہی نہین ہوئے تہے تو اونکی گناہ کیونکر ایک شخص نے اوٹھا لیا حالانکہ
گناہ ایک صفت ہی اور صفت کا بدون موصوف کے پایا جانا محال ہے پس کفارہ بھی
محال ہوا - ثالثاً یہ کہ کفارہ بہ حیثیت جسم ہوا یا بہ حیثیت روح بصورت اول جسم
بشریت کا تہا اور بشر کل گنہگار ہین جیسا عقیدہ عیسائیونکا ہی اور بصورت ثانی
محال ہی کیونکہ روح محسوس نہین ہے پھر سولی کیونکر دی گئی - رابعاً جبکہ مسیح کو ایک
جزو خدا سمجھتے ہین تو سولی دینے مین خدا کی مغلوبیت ثابت ہوتی ہی اور وہ اس سے مبرہ ہے
فھو باطل خامساً قبل اس کفارہ کے جتنے انبیا انتقال کر چکے تہے وہ سب مبتلای عذاب

آیت ۲۰ مین لکھا ہی کہ جو نبی ایسی بات کہے کہ جسکا حکم خدا نے نہین دیا وہ نبی قتل کیا جاویگا۔
پھر کتاب مذکورہ کے اوسی باب کے آیت ۲۲ مین لکھا ہی کہ جس باتکو نبی نے کہا اور وہ بات
پوری نہوئی تو سمجھو کہ وہ خدا کا حکم نہین تھا بلکہ نبی نے جھوٹھہ کہا اور انجیل متی کے باب ۱۶
کی ۲۸ آیت مین مسیح مصلوب نے فرمایا کہ جو یہان کھڑے ہین اونمین سے بعض
موت کا مزہ نہ چکھین گے جب تک انسان کے بیٹے کو (مجھکو) اپنی بادشاہت مین آتے
نہ دیکھین۔ اٹھارہ سو برس گذر گئے کہ مسیح مصلوب ابتک نہین آئے اور اونکی
شاگردون اور معتقدونکی کتنے پشتین مرگئین پس یہہ پیشین گوئی اونکی جھوٹھی ہوئی
لہذا نبی نہوئے ورنہ بشارت اونکی وقوع مین آتی۔ اور کتاب یرمیاہ کے باب ۲۸
ثابت ہی کہ جھوٹھے نبی قتل کئے جاوینگے پس مسیح کا مصلوب ہونا یہہ نفی کرتا ہے
منجانب اللہ نبی ہونیکی۔ ثانیاً کتاب استثنا باب ۲۳ مین لکھا ہی کہ حرامی ابدالآباد خدا کی
جماعت مین داخل نہین ہوگا حالانکہ مسیح کے نسب نامہ عبید روت کا بیٹا موجود ہے
اور روت حرامی تھے اور فارض حرامی موجود ہے اور وہ حرام زادہ ہی تھا
پس مسیح مصلوب کیونکر نبی ہو سکتے ہین نعوذ باللہ منہا ۔ کتب سی اپنی ہی برعکس
یہہ کیسا نکل آیا + ہم الزام اونکو دیتے تھی قصور اپنا نکل آیا + اگر ایسی عبارت
ہولی بیبل سے منتخب ہون تو بیحد نکلین مگر اسی پر اکتفا کیا گیا عیسائیونکو لازم ہے کہ
اپنی آنکھہ کی شہتیر پہلی نکالین بعدہٗ دوسری کے تنکے کیطرف نظر کرین۔ اسی خدا
قادر مطلق واسی ارحم الراحمین اپنی فضل و کرم سے عیسائیونکو توفیق عطا فرما کہ وہ عصمت

القرآن اذا جهرت بالقرآن الا بام القرآن رواه الدار قطنی
وقال رجاله کلهم ثقات ۱۲ عن عمرو بن شعیب عن ابیه
عن جده قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم تقرؤن
خلفی قالوا نعم انا لنهذ هذا قال فلا تفعلوا الا بام القرآن رواه
البخاری فی جزء القرائة اور ابوداود کی حدیث اس مقدمه مین بالتصریح
موجود ہے مگر جب دیکہا لوگون نے کہ اوسکا جواب نہین ہوسکتا تو ایک دوسرا طریقه
اوسکے انکار کا نکالا یعنی کہا کہ اسکی سند مین محمد ابن اسحاق بن یسار ہے اور وہ
مدلس ہے اسوجہ سے یہ روایت مقبول نہوگی مگر یہه خیال نہوا کہ فی مذہب معین
تدلیس از قسم جرح و قدح نہین ہے بلکہ کتب اصول مین لکہا ہے لان التدلیس
لیس بکذب انما هو تحسین لظاهر الاسناد علاوہ اسکے شیخ ابن الہمام
محقق حنفیه نے فتح القدیر مین بڑی دہوم دہام سے توثیق محمد بن اسحاق کی بیان کرتے ہین
اور علامه سلام الدین اولاد الشیخ عبد الحق دہلوی محلی شرح موطا نے
محمد بن اسحاق کو ثقه لکہتے ہین امام بخاری کیسے زور و شور سے
اوسکی عدالت کی شہادت جزء قرأت مین دے رہے ہین اور کہا
شعبه نے . هو امیر المؤمنین فی الحدیث اور محمد
بن اسحاق سے سفیان ثوری اور ابن ادریس اور حماد بن زید اور
یزید بن ذریع اور عبد الوارث اور ابن المبارک
وغیرہ روایت کرتے ہین اور کہا امام شافعی رحمة الله علیه نے
من اراد ان یتبحر فی المغازی فهو عیال ابن اسحاق اور ابن خلکان نے

رہجہ ہونگے کیونکہ اوسوقت تک کفارہ نہین ہوا تہا پس اسمین تحقیر شان انبیا کی پائی
جاتی ہے اور وہ مردود ہے پس کفارہ ہی غلط ہوا۔ سادسا جب یہ کفارہ صحیح ہے تو
چاہیے کہ یہود کو جزا خیر ملے اور وہ اول درجہ کا جنتی ہو کیونکہ وہ گرفتار نکراتا تو
مسیح صلیب ندیئے جاتے حالانکہ حواریون نے اوسکو اپنی زمرہ سے نکالدیا اور
مسیح نے بہی اوسکی ملامت کیا۔ سابعا جبکہ یہ خدا کی رضامندی سے ہوا تو آفتاب کا
بے نور ہونا اور ہیکل کا پردہ پہٹنا وغیرہ کیا معنی کیونکہ یہہ سب علامات غضب کے ہین
نہ رحم کے فافہم وتفکر۔ ثامنا جب مسیح نے لوگونکی نجاتکیواسطے جان دی تو پھر لوگونکو
جبر اکیسا حالانکہ انجیل متی باب ۱۶/۲۷ سے ثابت ہے کہ مسیح آکر لوگونکو اونکی عمل کے موافق
جزاو سزا دینگی اور نامہ کرنتیون کے باب ۵ آیت (۱۰) سے ایساہی ثابت ہے
اسسے بطلان کفارہ کا ثابت ہوا فہو المراد۔ تاسعا گنہگار نے دنیا مین بھی اپنی خواہش
نفسانی کو پورا کیا اور آخرت مین اوسکی نجات ہوئی اور اوسکی عوض بیچارہ مسیح بلاقصور
مبتلائے عذاب ہون یہہ صریح ظلم ہے اگر اسکا نام عدالت رکھا جاوے تو ظلم کس کا نام
ہوگا۔ عاشرا عہد عتیق سے اس کفارہ کا ثبوت نہین پایا جاتا ہے بلکہ اسکے برعکس کتاب
حزقیل کی باب ۱۸ آیت ۲۰ مین لکہا ہے وہ جان جو گناہ کریگی سو ہی مریگی بیٹا باپکی گناہ نہ سہیگا اور
نہ باپ بیٹے کی گناہ سہیگا صادق کی صداقت اوسی پر ہوگی اور شریر کی شرارت اوسی پر پڑیگی۔
اس آیت سے کفارہ کا بطلان کماحقہ ثابت ہوا فاعتبروا یا اولی الابصار ؀

قد تمت العبد المذنب المفتقر الی رحمتہ ربہ الکریم ابو نجیب عبدالعظیم غفراللہ الرحیم
بتاریخ ۵ نومبر ۱۸۸۸ء مطابق ۲۹ صفر ۱۳۰۶ھ

بولنے اس حدیث کے بین کہتا ہون کہ یہ حدیث اور اس مضمون کی
سب محمول ہین ماعدای سورہ فاتحہ کے یعنی سورہ فاتحہ کے سوا
اور دوسری یہہ حدیث جملہ ہے اور الا بام القران مستثنی ہے
نے فرمایا جعلت لی الارض مسجدا و طھورا ہ
بین فرمایا الا المقبرۃ اور مستثنی جملہ سے خارج ہوا کرتا ہے
بات ہر کہ یہ مسئلہ کتب فقہ مین موجود ہے اور صدہا ہزارہا علمای حنفیہ
ہین اور رسایل لکھہ چکے ہین پھر کونسی چیز مانع ہے ہان شاید نفس
اور بحر الرایق مین امام محمد کا قول مستحسن لکھا ہے اور کفایہ مین امام
کراہیت مروی ہے اور قہستانی نے شرح مختصر الوقایہ مین
الطر فین لا باس بہ اور عینی نے شرح بخاری مین لکھا ہے
یستحسنون ذالک فی جمیع الصلوات وبعضھم
و علیہ فقہاء الحجاز والشام انتہی فی ہدایۃ السائل و ملاجیون
استحسان از طائفہ صوفیہ و مشائخ حنفیہ مثل امام محمد حکایت نمودہ
البالغہ مطبوعہ بریلی ۱۲۸۶ مین شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ
کہ نماز جہریہ مین جب امام سکتہ کرے او سوقت مقتدی
مین مختار ہے مگر ایسی قرات کرے جو امام کو خلجان مین ڈالے
بلکہ امام ابو حنیفہ و محمد رح نیز بقول شعرانی رجوع کردہ اند
القرات احتیاطا و استحسانا والحمد للہ علی الوفاق والاتفاق
من الاختلاف تو صاحبو امام صاحب کا فتوی دینا بھی ثابت ہوگیا اب

ہو نہیں رہ سکتا ہے
اس کو پڑھنا بھی ثابت ہے
...

[illegible] صحیح بخاری

اسحاق کی توثیق مع حالات کے بیان کرتا ہو ان شاء فلیرجع الیہ ۱۲ تہذیب التہذیب تاریخ اعلام کا راوی ہے

اور نیز رجال بخاری سے ہے افسوس ہے کہ جنکے توثیق ایسے ہو ایسی محدثین کرین ان سبکی عدالت موثقین

لکھین پھر وہ شخص غیر معتبر خیال کیا جاوے اب خوب واضح ہو گیا کہ یہ محدثین غیر ثقہ ہیں اور یہ آیت مطلق ہے

اور رجوع کرنا مطلق سے طرف مقید کے فرد ہی ہے کیونکہ نقل کا اجماع ہے اور جواز تخصیص قرآن

ساتھ خبر واحد کے جیسے در المختار کتاب النکاح فصل فی المحرمات میں لکھا ہے نھی رسول اللہ صلعم لا

تنکح المرأۃ علی عمتھا وھو مشہور یصلح مخصصا الکتاب بلکہ نسخ قرآن نہیں

خبر واحد سے قرآن منسوخ ہوتا ہے مذہب جماعت من متاخری الحنفیۃ

الی جواز نسخ القرآن بالخبر المشہور وقال فی جمع الجوامع

ان نسخ القرآن بالاحاد جائز غیر واقع ۱۲ ہان بعض اوک موطا امام

مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت پیش کرتے ہیں کہ جابر بن عبد اللہ کہتے تھے

کہ جو کوئی نماز پڑھے ایک رکعت کہ اوس میں الحمد نہ پڑھے گو یا اوس

نماز نہیں پڑھا مگر امام کے پیچھے جسکا مطلب یہ ہوا کہ امام کے پیچھے نہ پڑھے

اول یہ حدیث موقوف ہے مرفوع حدیث کے مقابل اسکو پیش کرنا خون انصاف

کرنا ہے ثانیا ترمذی نے لکھا ہے کہ جابر بن عبد اللہ امام کے پیچھے پڑھنے والون میں تھے

اب یہ روایت ساقط ہو گئی ۔ کیونکہ اسکی برعکس اونکا عمل ثابت ہوا ثالثا تفسیر

کبیر کے جلد اول میں اس حدیث کے تحت میں لکھا ہے ۔ ھذا الحدیث طعنوا فیہ

یعنی یہ ایسی حدیث ہے کہ اسپر علما نے طعن کیا ہے اور حدیث من کان لہ امام فقراۃ

الامام لہ قراءۃ یعنی مقتدی کے حق میں پڑھنا امام کا گویا مقتدی کا پڑھنا ہی یا وجود

مگر جنہیں نہ معلوم ہو تو خیر بعد علم ہونیکے کوئی عذر نہیں ہے تا انکار اور جو لوگ
آثار پیش کرتے ہیں کہ جو پڑھے امام کے پیچھے اوسکے منہ میں خاک ڈالی جاوے یا
کنکر بھری جاویں یا آگ بھری جاوے وہ لوگ سخت بے ادبی کرتے ہیں کیونکہ یہ کلمہ
صحابہ تک پہونچتا ہے مثل حضرت عمر رض و ابی بن کعب و حذیفہ و علی و عبادہ
و ابو ہریرہ وغیرہ رضوان اللہ علیہم علاوہ اسکے وہ آثار بسند صحیح بھی نہیں ہیں نہ
اون کی صلاحیت اسقدر نہیں ہے کہ وہ حدیث صحیح متصل الاسناد کا مقابلہ
کریں بعض احباب نے یہہ فرمایش کی کہ ایسی حدیث پیش کرو اس مسئلہ میں
کہ جسکی سند میں محمد بن اسحاق نہو اون کی خاطر عزیز کے واسطے ایک حدیث نسائی
سے لکھتا ہوں تاکہ رفع وسواس ہو حدثنا محمود قال ثنا البخاری قال ثنا
عبد اللہ بن سعید عن اسمعیل عن الاوزاعی عن عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ عبادۃ بن الصامت قال قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ہل تقرؤن القرآن اذا کنتم معی فی الصلوۃ قالوا نعم
یا رسول اللہ نہذ ہذا قال فلا تفعلوا الا بام القرآن ۱۲ فی جزء القراءۃ
آدمی کے مرنے کے بعد عرس میں شیرینی یا طعام یا کوئی اور چیز تقسیم ہوتی ہے اگر وہ اوسی
بزرگ کی تقرب کی نیت سے ہو تو اوسکا کھانا اور لیا کرنا بھی حرام ہے جیسا کہ کتب
فقہ میں لکھا ہے اور اگر نیت اللہ تعالی کی ہے فقط ثواب کا پہونچانا منظور ہے
تو مساکین کو جائز ہے اور مالدار کو ناجائز اور بنی ہاشم اور علما و فضلا کو
بھی ناجائز ہے اے مسلمانوں یہ سبب دور ہونے اس دور کا سبب طور ہے
ذری ذری باتوں میں لوگ اختلاف کرکے نوبت کفر تک پہونچاتے ہیں العیاذ

کوئی عذر نہیں رہا اور مرزا حسن علی محدث لکھنوی نے اس مسئلہ مین ایک رسالہ
مستقل کتب حنفیہ سے لکھا ہے اور مولوی محمد اسمعیل شہید دہلوی تنویر العینین
مین پڑھنے کو ترجیح دیتے ہین چھوڑ دینے پر اور فتاوی صوفیہ مولفہ شیخ مخدوم
ہانسی مین لکھا ہے فی شرح السرخسی المختصر للحاکم الشہید وذکر فی
التجنیس روایات التفرید فی باب افتتاح الصلوة عند مشائخ بلخ
یستحب القرائة للموتم فی الصلوة کلها وفرق قوم بین ہما ثم قال وھو
قول مالک وفی التہذیب ونظم الزندویسی ولو قرء عند محمد
لا یکرہ ومشائخ بلخ استحبو القراة خلف الامام وفرق قوم بین ما
یجہر فیہا وما لا یجہر وفی صلوة القاضی ابی العصمة القرأة لا تجب
علی المقتدی عندنا ولکن قال بعض اصحابنا المستحب ان یقرأ
الا انہ لو لم یقرأ تجوز الصلوة عندنا وعند الشافعی لا تجوز و
اولہ تتیسر عند الشافعی وعند ابی حنیفة لا باس بہ فقد
اتفق الناس علی جوازها ان الصلوة [1] اور اوسی کتاب مین لکھا ہے وفی میزان
الشعرانی لابی حنیفة ومحمد قولان مرویان فی قرأة الفاتحة خلف
الامام احدهما عدم الوجوب بحال وهو القدیم الشائع والثانی
استحبابها القرأة وعدم کراهتها وهذا اخر رجعا الیه من الاول
هکذا فی اعلام الاعلام انتہی پس امام صاحب کا قول آخری امام کے پیچھے سورۃ
فاتحہ پڑھنے مین ثابت ہوگیا اب لازم ہوا کہ امام صاحب کی تابعداری کرکے پڑھا
کرین جو لوگ سورۃ فاتحہ نہین پڑھتے وہ امام صاحب کا تابعدار کامل نہین ہو سکتا

[1] ای اتفق الناس علی جوازها او من یعتد بقوله من الناس علی جوازها اتفق الناس علی جوازها منه

کہ یہ وہی لعن وطعن ہے کہ ہمارے اکابر پر ہم سے پیشتر ہو چکا ہے یہ وہی لعن و
کفر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کیطرف نسبت کیا گیا یہ وہی گمراہی اور کفر ہے
کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ اسکی طرف منسوب ہوئے یہ وہی کفر ہے کہ
شیخ جنید و شیخ شبلی و سید احمد رفاعی وغیرہم رحمہم اللہ کیطرف ہدیہ کیا گیا یہ
وہی نفاق ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اسکی طرف منسوب ہوئی یہ
وہی کفر ہے کہ امام غزالی رحمہ اللہ کو ہدیہ دیا گیا یہ وہی گمراہی ہے کہ قاضی عیاض
قدس سرہ کو تحفہ پہونچایا گیا یہ وہی لعن و کفر ہے کہ مولینا محمد اسمعیل شہید دہلوی
قدس سرہ کیطرف منسوب ہوا غرضکہ میں تنہا اس تقریب میں مدعہ نہیں ہوں
بلکہ میرے ہمراہ ایک جم غفیر ہے ہاں وہ اعتراض یہ ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ دائرہ
ظلال میں پرتو وحدت وجود کا بھی پڑتا ہے اوسکو حضرات معاصر نے یہ خیال کیا
کہ شاید ہر شئی کو یہ خدا جانتا ہے جیسے بعض جاہل فقیر کہتے ہیں کہ ما و شما و شجر و حجر
کل خدا ہیں یا کل میں خدا حلول کئے ہوا ہے نعوذ باللہ منہا مسلمانوں میں
اس عقیدہ کو کفر سمجھتا ہوں بلکہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ خدا اپنی مخلوق سے علیحدہ عرش پر ہے
اور عرش کو اوسکا مکان یا اوسکی حد مثل اشیای محدودہ کے نہیں جانتا ہوں
بلکہ یہ ایک ایسی صفت ہے کہ جسکی حقیقت کو وہ خود ہی جانتا ہے

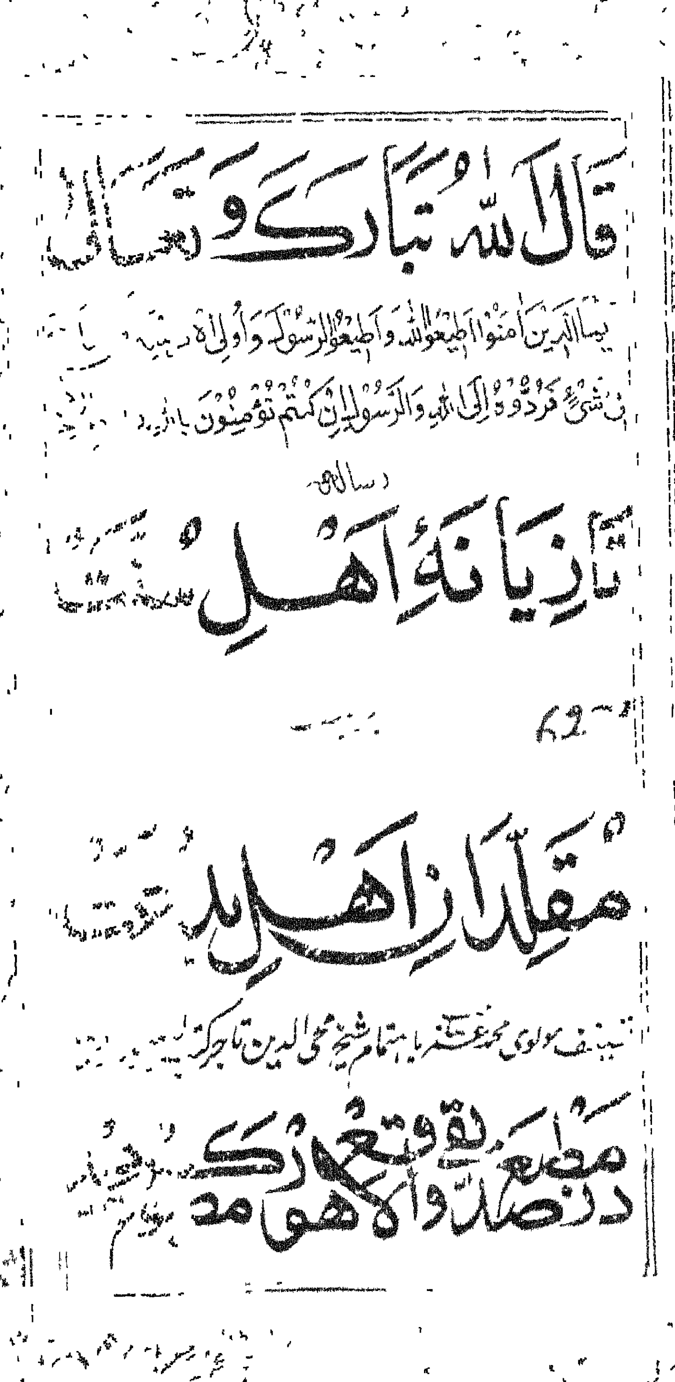
ذات تو پیداست ولی چو من | من ز تو پیدا تو از خویشتن

ہاں اوسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی کی ذات ایسی معلوم ہوتی ہے کہ تمام ممکنات اوسی سے قائم ہیں
اور تمام ممکنات کو ایک وجود خیال کرتا ہے مولینا محمد اسمعیل صاحب صراط مستقیم کے صفحہ ۱۳۲ میں تحریر
فرماتے ہیں و درین دائرہ گاہے سر توحید واضح میگردد الخ اور دوسرا اعتراض جسکی عبارت یہ ہے اوس

ہمارے وقت کے مسلمانوں کی سمجھ درست کرے کہ اختلاف سے اتفاق کو
بہتر خیال کریں منجملہ مسائل مختلف فیہ کے اندلون مین ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ
مصافحہ ایک ہاتھ سے چاہیے یا دونون ہاتھ سے جو لوگ ایک ہاتھ سے کرتے ہین
اونمین بہت ایسے ہین کہ خیال کرتے ہین کہ دونون ہاتھون سے مصافحہ کرنا گناہ ہے
اور جو لوگ دونون ہاتھون سے کرتے ہین وہ سمجھتے ہین کہ ایک ہاتھ سے مصافحہ
کرنا حرام ہے غرض دونون فریق حد سے گذر گئے اے دین دارو ایسے اختلاف سے
تم دیندار نہین سمجھے جاؤ گے اور اسلام مین ترقی کبھی نہین ہوگی اختلاف کے باعث سے
[illegible] صورت اسلام کی ہوگئی اب تک آپ لوگ غور نہین کرتے مصافحہ دونون
طرح درست ہے حدیث عبداللہ بن ہشام سے جو مروی ہے بخاری مین
[illegible] سے ایک ہاتھ کا مصافحہ ثابت ہوتا ہے اور اثر حماد سے دونون ہاتھونکا
ثبوت ہے غرض مسائل جزئیہ مین اسقدر اختلاف کرنا دلیل جہالت کی ہے
البتہ ان دونون حالتون مین ترجیح کسکو ہے اسمین علما مختلف ہین بہت
کی یہ راے ہے کہ اثر حماد سے اوس حدیث پر عمل افضل ہے واللہ اعلم
بالصواب وعندہ ام الکتاب

اشتہار واجب الاظہار

۱۳۱۹ ہجری مطبع دار السلطنت مین ایک رسالہ میرا مسمی بہ فیض عظیم علم تصوف
کے بارہ مین مطبوع ہوا اوس رسالہ مین دو جگہ اکثر عوام اور بعض خواص نے اعتراض کیا
اور بعض صاحبون نے میری غرض کو نہین سمجھا اپنے موافق سمجھکر لعن وطعن کرنے لگے
خصوصاً [illegible] مین [illegible] تھا خیال کرنا [illegible]



قال اللہ تبارک و تعالیٰ

یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم
فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ

رسالہ

تازیانۂ اہل

62

مقلدان اہل بد

تصنیف مولوی محمد [illegible] باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب

مطبع لقوقعر ذکی
در نصد واالاهو مد

اوس عبارت کو مین پوری لکھکر عرض کرتا ہون ۔ اسی سبب سے جو شخص فقیر کو تمیز احد اور احمد کی نہ ہوتی
شبہہ پڑجاتا ہی کیونکہ اون کو اوس مقام پر ایک ایسی کیفیت ہوتی ہی کہ تمیز احد احمد مین بہت مشکل ہوتی ہے
اور بہت کو پڑھنے لگتے ہین یا آپ ہی احد آپ ہی احمد کہدے دیکھو چادر کھی پڑوالے احمد مین آئے
اور چاؤنکو یہ لوٹ آیا ہوا اوسکا نقشہ نہین بنا ہونا تا ہر ایک ملاحظہ کرلے اور ایسے لوگون کو ملامت نکرے
اون کو اوسی حالت پر چھوڑدے اور اگر قادر ہو تو اوکو وہان سے نکالدے وہ نقشہ یہ ہی (احد احمد) اسکو دیکھکر وہ طالب
مبہوت ہوکر یہی سمجھتا ہے کہ یہ دونون ایک ہین وہ بھی خالق کل کا معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ویسا ہی ہے
ذرا غور و فکر ۔ عبارت یہ خیال کیا کہ خدا اور رسول کو ایک بتلادیا کیون صاحبو انصاف کرو کہ جیسے
ملامت کہ یہ عقیدہ میرا یا ایسا ہی جیسے رکھنا چاہیے اس فقیر آپ لوگ خوب واقف ہوا ہے گے
کہ شریعت ہی کہ [illegible] اسلام قبول نہین ہوتا [illegible] شخص کیواسطے ہی جسکی وہ کیفیت ہی
ہوا اسکو بھی ویسا ہی خیال کرتا تھا ورنہ ملامت سے باز رکھا اسو یہ ہے کہ وہ مبہوت ہے
او مبہوت دیوانہ کو کہتے [illegible] نہین مبہوت کے معنی حیران [illegible]
[illegible] ملامت [illegible] ملامت کو وہ خیال کریگا اوسکو [illegible] لکھ دیا کہ قادر [illegible]
[illegible] چاہیے کہ یہ ہوکر اوسکا رفع ہوجاوے اور خالق و مخلوق مین
فرق نہ [illegible] ایک [illegible] تو شرک ہوا اس سے دور رہنا چاہیے مین ایسے عقیدہ
رکھنے والے کو مسلمان نہین جانتا مگر ان دیوانہ پر تو احکام شرعی جاری ہی نہین ہوتا
یہ [illegible] زبان کو روکو عجلت کسی کام مین نکرو عبارت کو اچھی طرح سمجھا کرو
[illegible] قرآن و حدیث حاجی [illegible] نوشہ علی صاحب سلمہ اللہ تعالے

قد تم العبد المذنب المستغفر الی رحمۃ اللہ الکریم [illegible] الصمد [illegible] سلم

پریس [illegible] باہتمام محمد وزیر مالک مطبع طبع ہوا

طعن وجودیہ بر ائمہ اربعہ

عشق را بوحنیفہ درس نہ گفت مالک از راہ عشق بے خبر ست	شافعی را در روایت نیست حنبلی را در درایت نیست
مقلد بدعتی ظاہر ہوا کیون مفتری ہم پر حقیقت مین گدہا خود ہے نا او گر تجہے باور	سگ دوزخ بنا تو خود موافق قول پیغمبر نظر کر حق تعالے نے کہا ہے کسکو مثل خر

یہ پانچو مثل حیوان رینگتے اور لفلفاتے ہین
پڑے خود بخس ناپاک ہین مردار کہاتے ہین

حدیث اَهلُ البِدَعِ كِلَابُ اَهلِ النَّارِ ترجمہ سیوطی نے جامع الصغیر مین ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدعتی لوگ دوزخیون کے کتے ہین آیۃ کریمہ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ترجمہ مثال اُنکی جنپر توریت لادی گئی پہر نہ اُٹھایا انہون نے اسکو جیسے کہاوت گدہے کی کہ بوجہ اُٹہاتے ہین کتابون کا یعنے یہودکو توریت پر عمل کرنے کا حکم ہوا تہا پہر اُنہون نے اُسپر عمل نہ کیا تو حق تعالے نے اُنکے لیے گدہون کی مثال دی کہ وے مانند گدہون کی ہین صرف کتابون کا بوجہ اُٹہاتے ہین اور اُس سے نفع نہین لیتے پس کتاب وسنت پر عمل نہ کرنے والے مقلدین بہی اسی حکم مین داخل ہین

حقیقت مین اماموں کا تو کرتہا معتقد سچا نہ مانے حکم کو انکے ہو گر پیرو علم سنت کا	پہر اماموں کو کیون سب سے مقلد ایک کا بنجا تجہے یہ طور بد کس نے سکہایا ہے ذرا بتلا

نظر پیدا ہوا تیرا ابنائے دشمن آدم
تجہے تقلید ہے اُسکی نہ تقلید امام اعظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمشوان دنون جیسے مسدس ایک چھپا دیکھا | بڑا مسکت ہزاروں کا جواب سب پہ جو دیکھا
تعصب اس مقلد کا ہر اک جا پر عیان دیکھا | اپنے خود دنگا [illegible] ناسون کا جو دیکھا

آئے دیکھو سب ناسخون کے تبادلی عادت
نہین یہ بات کچھ تازی قدیم اُن کی عادت ہے

نہین انکار جب ہمکو ناسون کی جفا ہوں سے | خدا کا جو غضب ہے پہ عادت سے جو رکھے
ہدایت پر ہین خود خورشید ہین چہرہ ہدایت کو | سقون خانہ دین محمد ہین بدنام سے

جہان کو کردیا روشن چمکا کرمہ جو نبیہ
خدا نیر کرے درست جو رب اشتہ راشتی تر

مخالف سب ناسون کو ہجو دی ہے عشقی ہی کرکر | [illegible]
نہین خود عارف حق رہ رہ عشق الٰہی میں | ناسون کو کہدیجئے سب شہر زور شہری مین

نہین ہے یہ جی نادان جو مرشد سمجھتے تھے
حقیقت مین اشد منکر نہین کے پیشو نکلے

[illegible] ہے

نہایۃ النہایہ مین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ✣

[illegible]
نہ اُن مین کسی کے مقلد کوئی اک آیا

[illegible] حسب مدر کرار
سمجہ سکو ذرا دل مین فکر یہہ ہے کچھ تکرار

امام وقت [illegible] رسول اللہ [illegible]
نہ تقلید انکی ہو واجب رہی پہر دیگر کی کب

ہوئے پیچھے اماموں کے بہت مجتہد پیدا
مگر مشہور انہیں مین ائمہ چار ہر اک جا

امام وقت تہے وہ بہی نہیں منکر کوئی انکا
وہ جاہل ہے جو چارون مین امامت حصر سمجہا

وکیع سفیان ثوری اور اوزاعی امامان ہین
مقرر مجتہد مین راہنمائے دین و ایمان ہین

[illegible] کسی اک کے مقلد ہو
صحابہ سے کسی نے بہی کیا ہے حکم تو پوچھ لو

رسول اللہ نے کس جا کیا ارشاد تم کو
دیا قول ائمہ سے سند کچھ ہو تو بتلا دو

ذرا کہہ تقلید کی کچھ بہی سند پہر کیون اڑتے ہین
عجب جاہل مقلد ہین کہ بے ہتہیار لڑتے ہین

[illegible] کہا اللہ [illegible] واجب ہے
[illegible] پہلا تقلید واجب ہے

نہیں ہم پہ پیمبر کے سوا تقلید واجب ہے
خطا بہی اُنسے ہو جاوے تو کیا تقلید واجب ہے

یقین تقلید یہہ تجہکو جہنم مین لیجاوے گی
عداوت راہ سنت کی مزہ آخر چکہاوے گی

پہنسا تقلید مین غیر نبی کے جو کوئی نادان
قلادہ ڈال گردن مین وہ بیشک بنگیا حیوان

مسلمانون پر واجب ہو کہ لیوین [illegible] پیغمبر | [illegible]
نہ لین پھر قول دیگر کو سے جب قول آنسرور | [illegible]

حدیثون سے [illegible]
خلاف انکے ہمارا قول ہو تو پھینک مارو تم

قول امام ابی حنیفہ رح وَقَدْ سُئِلَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اِذَا قُلْتَ قَوْلاً [illegible]
اُتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِكِتَابِ اللهِ فَقِيْلَ اِذَا كَانَ خَبَرُ الرَّسُوْلِ يُخَالِفُهُ قَالَ اُتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِخَبَرِ رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اور مقرر سوال کیے گئے امام ابو حنیفہ رح جب [illegible]
کتاب اللہ اسکے خلاف ہو آپنے فرمایا چھوڑ دو میری بات کتاب اللہ کو آگے کہا گیا جب [illegible]
مخالف اسکے ہو پھر کہا چھوڑ دو میری بات حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **قول امام شافعی**
اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى خِلَافِ قَوْلِيْ فَاضْرِبُوْا قَوْلِيْ عَلَى الْحَائِطِ الخ کہا امام شافعی رح نے جب صحیح
ہو حدیث خلاف پر میرے قول کے تو پھینک مارو میری بات دیوار پر **قول امام مالک** لَمَّا اسْتَشَارَنِيْ
الرَّشِيْدُ فِيْ اَنْ يَّحْمِلَ النَّاسَ عَلَى الْعَمَلِ بِمَا فِي الْمُوَطَّا مَنَعْتُهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ تَفَرَّقَ اَصْحَابُ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبِلَادِ وَصَارَ عِنْدَ كُلِّ قَوْمٍ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ مَا لَيْسَ عِنْدَ
الْاٰخَرِيْنَ قول امام مالک رح کا جب کہ مشورہ کیا ہارون رشید نے آپسے اس بات کا کہ اٹھا دین لوگون
کو عمل کرنے پر جو کچھ موطا مین ہے تو منع فرمایا اسکو اس بات سے اور کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے پھیل پڑے ہین شہرون مین اور جمع ہو گئی ہر ایک قوم کے احادیث جو نہین دیگر
دوسرون کے **قول امام احمد** رح لَا تُقَلِّدْنِيْ وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِكًا وَلَا الثَّوْرِيَّ وَلَا الْاَوْزَاعِيَّ وَخُذْ
مِنْ حَيْثُ اَخَذُوْا كَذَا فِي الْحُجَّةِ وَكَذَا فِيْ رِسَالَةٍ [illegible] عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح اور کہا
امام احمد حنبل رح نے نہ تقلید کر میری اور نہ مالک و نہ ثوری اور اوزاعی کی اور لے جہان سے یہ لوگ

اگر مانیں بو حنیفہ شافعی مالک و احمد سے
ہیں جب ایک کا مذہب پھر وہ دوسرے کا لے
مقلد ہو رہو پھر نہ منہ کو تم ہمارے سے
اگر وہ بولتے ایسا تو چاروں حق نہیں ہوتے

نبی کے امتی کہلا نہ کہلا دیں کسی کے ہم
کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہیں گے ہم

جنہوں نے تقلید کی نہ دیا نبی اس سے کیا بڑھ کر
خلاف اسکے نہ مانے گرچہ ہو قرآن کے اندر
امام بوحنیفہ کو تو سمجھا مثل پیغمبر
حدیث مصطفےٰ کو بھی دیا ہے طاقچے میں دہر

نبی سمجھا خدا سمجھا نہ معلوم ان کو کیا سمجھا
اماموں کو جو یوں سمجھا تو بد سمجھا برا سمجھا

کہاں تو بوحنیفہ کا مقلد بھی رہا ظالم +
دیا ہے بلکہ فتوے کہ جاہل ہووے یا عالم
انہوں نے کب کہا ایسا میرا مذہب کرو لازم
اگر پاوے حدیثوں کو عمل اس پر کرے قائم

نہ آئی شرم پھر کہتا ہوں تابع بوحنیفہ کا
غلام بے وفا تجھ سا کہیں ہمنے نہیں دیکھا

فتوی امام بوحنیفہ و امام محمد رحمہما اللہ کا اسباب میں کہ ہر عامی جاہل پر جو نسخ اور تاویل کا علم نہیں
رکھتا ظاہر حدیث پر عمل کرنا واجب ہے **هدایہ** لَوِ احْتَجَمَ وَظَنَّ ذٰلِكَ يُفْطِرُ ثُمَّ أَكَلَ مُتَعَمِّدًا
عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْكَفَّارَةُ لِأَنَّ الظَّنَّ مَا اسْتَنَدَ إِلَى دَلِيلٍ شَرْعِيٍّ إِلَّا إِذَا أَفْتَاهُ فَقِيهٌ بِالْفَسَادِ
لِأَنَّ الْفَتْوَى دَلِيلٌ شَرْعِيٌّ فِي حَقِّهِ وَلَوْ بَلَغَهُ الْحَدِيثُ فَاعْتَمَدَ فَكَذٰلِكَ عِنْدَ مُحَمَّدٍ لِأَنَّ
قَوْلَ الرَّسُولِ لَا يَنْزِلُ عَنْ قَوْلِ الْمُفْتِي وَفِي غَايَةِ الْبَيَانِ فَقَدْ رَوَى الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ
أَنَّهُ لَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ الْأَخْذُ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بحر الرائق وَإِنْ لَمْ
يَسْتَفْتِ وَلٰكِنْ بَلَغَهُ الْخَبَرُ وَهُوَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ وَقَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْغِيبَةُ تُفْطِرُ الصَّائِمَ

[illegible] اطاعت انکی واجب جان | مطیعان پیغمبر کو کہے گمراہ [illegible]

خدا کے واسطے یارو ذرا انصاف سے بولو
رہا ایمان کچھ یا نہ بھلا ایسے مقلد کو

حدیث مصطفی سے کون ہے ظالم تو روگردان | رسول انس و جان سے کون افضل [illegible]
نہ موسیٰ اور عیسیٰ کا چلے اسجا ہے پر فرمان | ولی غوث و قطب سارے ہو ادب سے سرنگوں [illegible]

نبی کے حکم پہ مومن بدل قربان ہوتے ہین
جو بہ باطن منافق ہین سو روگردان ہوتے ہین

[illegible] کو حدیث مصطفی ہوتے | قیاس مجتہد چھوڑو حدیث مصطفی ہوتے
صحابی کو [illegible] حدیث مصطفی ہوتے | کسی کا کیا سخن یارو حدیث مصطفی ہوتے

حدیثوں پر عمل کرنا جو ناجائز کہے ظالم
سزا ہین اس ضلالت کی جہنم مین ہے ظالم

اکٹھی ہو گئین ساری حدیثین اور سب آثار | صحیح منسوخ ناسخ کا مفصل ہو گیا اظہار
رہا پھر شبہ کیا تجھکو تری جہوٹی ہے یہ تکرار | سمجھ کیا حکم ہے حق کا تو کیا کرتا ہے انکار

نبی سا پیشوا رکھکر مقلد کس کا ہوتا ہے
خفت یارون سے دل بند کر رسوا ہوا کیوں ہے

[illegible] کو صحیح امت نے مانا ہے | کتاب اللہ کے پیچھے صحیح انکو جانا ہے
[illegible] یارو سے چہپانا ہے | خریدے نقد جان دیکر اسے جو مرد دانا ہے

جہان ہر باب مین کھرے صحیح اخبار نبی ہین
در درج نبی کیا بے بہا اے یار لکھتے ہین

ہیئت وہ جو کی تو نے کسی نے خواب مین دیکھا	زمین سے آسمان تک اک ہوا ہے خیمہ استادہ
ہین چار ہین اسکو نگہبان چار ہر اک جا	سنایا خواب جب اُسنے تو حضرت نے یہ فرمایا

وہ خیمہ دین ہے اُسکے نگہبان چار ہووین گے
پیمبر کے بعد مذہب کے امامان چار ہووین گے

عقیدت کے محقق نے کہا سن اسکو او بہائی	روایت صاف یہ بے اصل ہے موضوع اور واہی
ہا ہے بیہودہ ولا پیشوا نیز نے ایسا ہی	سند جہوٹی بتاتے ہین تجہکو شرم کچھ آئی

ہوا معلوم سب کو تیرا یہ زعم باطل ہے
حدیثون سے نہ کچھ واقف نہیں کچھ فہم جاہل ہے

قاضی ارتضا علی خان بہادر در مذاہب اربعہ میگوید روایت کردہ شدہ است باسناد صحیح ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ مرد بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیاید و گفت خوابے دیدہ ام کہ از زمین تا آسمان خیمہ نصب کردہ شدہ آن را چہار طناب ست بہر چہار را چہار مرد نگاہ میدارند فرمود آن خیمہ اسلام ست و چہار مرد کہ نگہبانی ایشان چہار مردان اند کہ بعد از من ظاہر میشوند و صاحب مذہب باشند **جواب** قاضی الملک مفتی بدر الدولہ بہادر این حدیث نزد محدثین لا اصل لہ است مجد الدین فیروزآبادی نوشتہ در باب فضائل ابی حنیفہ رح و شافعی رح و ذم ایشان چیزے صحیح نشدہ و ہر چہ دران باب ست مجموع مفتری و موضوع ست انتہی از رد فتوی مطبوعہ کلکتہ

ہے یہ طریقہ سے شقی جو منہ کو موڑا ہے	اسی کی پیٹھ پر ہر دم یقین دوزخ مین کوڑا ہے
ہوا کیا تجہکو اے ظالم جو دین الفت کو توڑا ہے	نبی کا وہ نہین اللہ جو دل غیرون سے جوڑا ہے

یقین تقلید یہ تیری نہین مذہب سلف کا ہے
خلف کا بھی نہین مذہب مگر چند نا خلف کا ہے

(اقول مقلد بدعتی) یہان چند ناسزاؤن نے سلف سے منہ کو موڑا ہے + مگر اُنکے لیے فردا سقر مین خوب کوڑا ہے +

ولكم تعرتب التسحر ولا [illegible] ظاهر [illegible]

هدایہ اگر سینگی لگائی کسی نے اور گمان کیا کہ افطار کر چکا پھر کہا یا عمدا کر کے اسپر فرض ہے اور کفارہ بھی اسواسطے کہ گمان دلیل شرعی نہیں ہو سکتا مگر وقت فتوے [illegible] ہو جیسے کے روزہ فاسد ہونے پر اسلیے کہ فتوی دلیل شرعی ہے اسکے حق میں [illegible] کہ حدیث پہنچی اور حدیث پر اعتماد کر کر روزہ چھوڑ دیا ایسا ہی ہے نزدیک محمد رحمہ اللہ کے کیونکہ قول رسول علیہ السلام کا کم نہیں مفتی کے قول سے

غایۃ البیان میں ہے تحقیق روایت کی [illegible] ابو حنیفہ سے بھی تحقیق کہ نہیں کفارہ ہے اسپر اسلیے کہ واجب [illegible] حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے

بحر الرائق اگر نہیں فتوی پوچھا لیکن پہنچی اسکو حدیث وہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ افطار کیا سینگی لگانے والے نے [illegible] اور قول علیہ [illegible] کرتی ہے [illegible] روزہ [illegible] نہیں جانتا [illegible] نہیں کفارہ ہے [illegible] ابی حنیفہ [illegible] کہ ظاہر حدیث پر عمل [illegible]

آپکو ابو حنیفہ نے دیا ہے بات یہ [illegible]	[illegible]
کہ یہ کیا [illegible] سالار [illegible]	[illegible] سب کو [illegible]

مقلد نام رکھتے ہیں اگر [illegible]
تابع ہیں ناموں کے [illegible]

تجھے سنت [illegible] عجب [illegible]	[illegible]
جو اجب [illegible] کیا [illegible] حاجت	[illegible]

پھر ایسی سیدھی بات پہ کہیں تقلید کرتے ہیں
جو سنت کا [illegible] عجب [illegible]

میں جھا عیسیٰ [illegible] ہونا [illegible] تہا آپ تو اپنے اپنے مقام یعنے مصلے پر گویا جدے
جدے [illegible] اسے [illegible] ہونا [illegible] تعریف [illegible] والے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۔

نہ تہا [illegible] ایک [illegible] مصلے [illegible] جگہ یارو
سو [illegible] میں تہا جھگڑا تہی سب سنت کی تابع ہو
کیا ایجاد حاکم [illegible] نے یہ مقاموں کو
تعجب فعل سلطانی کو گر بدعت بڑی سمجھو

بالفرض بدعت پہ جہان سب متفق ہوویں
نہیں لائق ہے مومن کو سنت ہاتھ سے کہوے

بہلا تبلا تہیں چاروں [illegible] کون [illegible]
بنی نے تو تہتر میں تہا ایک کو ناجی
کہیں چاروں [illegible] ناجی [illegible] آگئی بات ہی جہوٹی
کہیں در اصل واحد ہے مگر تکرار ہے فرقی

اگر [illegible] کہیں تو مصلے چار کاہی کو
[illegible] بات پہ [illegible] کر [illegible] تو لے چار کاہی کو

بہلا جب چار مذہب کو سمجہتا ہو برحق تو
جو ہتا کس ہی باطل پہر [illegible] عمل کرلے تو
نہیں غلطی چہ جب سمجہا تو ظن بد سے [illegible]
کہاں باقی رہا برحق کہا تہا تو نے پہلے جو

حدیثوں پر عمل کرنے سے سب تکرار مٹتی ہے
عداوت مذہبی بالکل یہاں سے یار مٹتی ہے

کسی کا قول کیا شے ہے حدیث پاک کے آگے
طرف مشعل کے کب دیکھے کوئی خورشید کے ہوتے
بنا جو عشق سنت کا ڈرے کیوں خوف بلا سے
بہلا جلنے سے پروانہ ہٹا ہے کب قدم پیچھے

فدا ہوں کیوں نہ سنت پر کہ یہ پیاری لگی پیاری ہے
کتاب اللہ کے پیچھے نبی رہبر ہماری ہے

کتاب اللہ پہلے ہے امام دو جہان اپنا
ہے بیشک دوسرا ہادی رسول انس و جان اپنا

سلو اللہ نے سب کو کہا قرآن کے اندر
متفق جب ہوئے پیدا جدا نام اپنا اک دھر کر

[illegible] کو [illegible] جب [illegible]
[illegible] مذہب کا [illegible]

وہاں ہر ایک کو تب حاکم جدا ہی [illegible]
تب جدا ایک ہاں سب کا سو سب کو چار کر ڈالا

فائدہ شوکانی در ارشاد السائل الی دلیل المسائل بجواب سؤال [illegible] نوشته که احداث مقامات بدعت است باجماع مسلمین چراکه بعد ترتیب ملوک [illegible] فوق [illegible] اہل [illegible] بعد ہجرت احداث آن نموده و اہل علم آن عصر بر وی انکار فرموده و در آن تالیف پرداخته و این مقامات در حیرت [illegible] کرده اند و بسبب [illegible] ملوک [illegible] وبر [illegible] شده و [illegible] مسلمین [illegible] بانکه این مقامات سبب اسباب [illegible] باعث گردید و حالانکه [illegible] وقت [illegible] و [illegible] در [illegible] سنت راه نموده بلکه [illegible] جماعت [illegible] کرده وبالجملة فمن عرف هذا الشرع يعلم انه حدث بسبب هذه المذاهب التي فرقت الاسلام فرقاً مفسدة اصيب بها الدين واهله ومن اعظمها واشدها على الاسلام ما وقع الآن في الحرم الشريف من تفرق الجماعات ووقوف كل طائفة في مقام من هذه المقامات كأنهم اهل اديان مختلفة وشرائع غير مؤتلفة فانا لله وانا اليه راجعون ۔ مسک الختام ترجمہ عبارت [illegible] کا حاصل کلام یہ ہے کہ [illegible] ان مذاہب کے سبب [illegible] اسلام [illegible] ان سے دین اور دینداروں کو مصیبت پہونچی اور سب سے بڑی [illegible] مصیبت اسلام پر وہ جو واقع ہوئی ہے آج حرم شریف

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہمارے واسطے توشے بھی [illegible]

[illegible] تھی ان کا [illegible] ہندوستان بھی کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]